**Anwar al-Sirah: International Research Journal for the Study of the Prophet Muhammad (PBUH)'s Biography**
**ISSN:** 3006-7766 (online)and 3006-7758 (print)
**Open Access:** https://journals.iub.edu.pk/index.php/anwaralsirah/index
**Published by: Seerat Chair, The Islamia University of Bahawalpur, Pakistan**

# ماڈرن معاشرتی مسائل سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

# An Analytical Study of Modern Social Problems in the Light of Seerah Tayyaba

**Mazhar Hussain***
Ph.D. Scholar, Department of Islamic Studies &Arabic, Gomal University D. I. Khan, 29050, KPK, Pakistan Email: khakimarwat786@gamil.com

**Zubaida**
Lecturers Department of Islamic, Theology Islamia College Peshawer

**Kayenat Khan Burki**
Lecturers Department of Islamic Studies &Arabic, Gomal University D. I. Khan

**Kalsom Riaz**
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies &Arabic, Gomal University D. I. Khan

## Abstract

In today's rapidly evolving world, modern social issues have grown increasingly complex and multifaceted, affecting individuals and societies alike across political, economic, and ethical dimensions. Addressing these challenges is essential for the collective well-being of humanity. The Seerah of Prophet Muhammadﷺ offers an unmatched paradigm, integrating individual conduct, societal values, political principles, ethical guidance, and religious teachings into a cohesive framework. The profound solutions provided by the Seerah are not only relevant to the social problems of its time but remain equally applicable and impactful in addressing contemporary challenges. This research delves into the Seerah's comprehensive teachings on justice, equality, human rights, economic policies, education, women's rights, and other pivotal social concerns. By critically analyzing these aspects, the study demonstrates how the prophetic model offers practical guidance for resolving modern societal dilemmas. The objective is to transcend a purely historical analysis of the Seerah, positioning it as a dynamic, enduring source of wisdom that informs and transforms today's social structures. Through this exploration, the research aims to highlight the timeless relevance of the Seerah as a blueprint for building a harmonious and just society in the modern age.

**Keywords:** Seerah Tayyaba, Social Problems, Moral Challenges, Modern Adaptation

## تعارف:

دور جدید میں معاشرتی مسائل پیچیدہ اور گمبھیر شکل اختیار کر چکے ہیں۔ فرد سے لے کر معاشرت تک، سیاسی، اقتصادی، اور اخلاقی چیلنجز نے انسانیت کو مشکلات میں ڈالا ہے۔ ان مسائل کا حل سیرت طیبہ کی روشنی میں تلاش کرنا ضروری ہے تاکہ انسانیت کی فلاح و بہبود کو یقینی بنایا جا سکے۔ اس تناظر میں، سیرت رسول ﷺ ایک بے مثال نمونہ فراہم کرتی ہے جس میں فرد، معاشرہ، سیاست، اخلاقیات اور مذہبی اصولوں کا ہم آہنگ امتزاج موجود ہے۔ سیرت نبوی ﷺ ایک روشن رہنمائی فراہم کرتی ہے جو نہ صرف اُس زمانے کے سماجی مسائل کو حل کرتی ہے، بلکہ آج کے دور میں بھی ان اصولوں کو اپنانا ممکن اور مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

* Email of corresponding author: khakimarwat786@gamil.com

رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور تعلیمات میں ہمیں انصاف، برابری، حقوق انسانی، معیشت، تعلیم، خواتین کے حقوق، اور دیگر اہم معاشرتی مسائل پر تفصیلی روشنی ملتی ہے۔ اس تحقیق میں ہم سیرت نبوی ﷺ کی روشنی میں معاصر معاشرتی مسائل کا تجزیہ کریں گے۔ مختلف پہلوؤں سے یہ دیکھیں گے کہ کیسے آپ ﷺ کی تعلیمات اور عمل سے ہم ان مسائل کا حل نکال سکتے ہیں جو آج کے معاشرتی ڈھانچے کو درپیش ہیں۔ اس تحقیقی مطالعے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نہ صرف سیرت کو ایک تاریخی پس منظر میں دیکھیں، بلکہ اسے موجودہ حالات کے تناظر میں بھی زندہ و جاوید راہنمائی کے طور پر سمجھیں۔

ماڈرن معاشرتی مسائل سیرت طیبہ کی روشنی میں ایک پیچیدہ اور متنوع معاشرتی ڈھانچے کا حامل ہے، جہاں فرد اور معاشرے کے درمیاں تنازعات، مشکلات اور چیلنجز میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اخلاقی انحطاط،، طبقاتی تفریق، نسلی اور مذہبی تنازعات، خواتین کے حقوق کی پامالی، اور دیگر مسائل، ہمیں ایک ایسا معاشرہ قائم کرنے کی ضرورت کی طرف متوجہ کرتے ہیں جو امن و پاک دامنی پر مبنی ہو۔ سیرت رسول ﷺ ایک ایسی راہنمائی فراہم کرتی ہے جو نہ صرف اُس دور کی مخصوص مشکلات کا حل پیش کرتی ہے، بلکہ اس میں موجود اصول اور راہنما خطابات آج کے دور کے مسائل کو بھی حل کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور تعلیمات نہ صرف مذہبی راہنمائی کا ذریعہ ہے، بلکہ ان میں ایک کامیاب اور متوازن معاشرتی نظام قائم کرنے کے لیے بنیادی اصول و ضوابط بھی فراہم کیے گئے ہیں۔

اس تحقیق کا تجزیہ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سیرت طیبہ کی روشنی میں ماڈرن معاشرتی مسائل کو سمجھا جائے اور ان کے حل کے لیے آپ ﷺ کی تعلیمات کا جائزہ لیا جائے گا اور اس میں ہم مختلف معاشرتی مسائل جیسے کہ حقوق انسانی، تعلیم، خواتین کے حقوق، اور اخلاقی اقدار پر روشنی ڈالیں گے اور دیکھیں گے کہ کس طرح رسول اللہ ﷺ کی زندگی کس طرح مختلف پہلو سے آج کے دور میں ہماری راہنمائی کر سکتے ہیں۔

اس تحقیق کا مقصد محض سیرت کو ایک تاریخی واقعہ کے طور پر پیش کرنا نہیں ہے، بلکہ اسے موجودہ دور کے چیلنجز کا حل فراہم کرنے کے طور پر سمجھنا ہے۔ اس تحقیق میں ہم سیرت طیبہ کی مختلف جہات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک جامع اور متوازن معاشرتی نظام کی تشکیل کے لیے راہنمائی حاصل کریں گے۔

### ماڈرن دور میں جدید معاشرتی بگاڑ کے منفی اثرات

معاشرتی بگاڑ سے مراد وہ خرابیاں، مسائل یا تبدیلیاں ہیں جو کسی معاشرتی نظام کی بنیادی ساخت یا اس کی اخلاقی و ثقافتی اقدار کو متاثر کرتی ہیں۔ یہ بگاڑ عموماً فرد یا گروہ کے رویوں میں تبدیلی کے نتیجے میں پیدا ہوتا ہے، جو پورے معاشرتی نظام پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے۔ ماڈرن زمانے میں جھوٹ اور بڑھتی ہوئی فحاشی کے فقدان یا کمی کی بات کرنا ایک پیچیدہ موضوع ہے کیونکہ موجودہ دور میں سوشل میڈیا، ذرائع ابلاغ، اور دیگر ٹیکنالوجی نے جھوٹ و فحاشی کو پھیلانے اور پھیلنے کی رفتار میں اضافہ کیا ہے۔ درحقیقت یہ کہ جب تک انسانیت رہی ہے، جھوٹ فحاشی ہمیشہ موجود رہی ہے، لیکن اس کی نوعیت اور اثرات بدلتے رہتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے معاشرے میں آئے روز ٹک ٹاک سوشل میڈیا سے خواتین کی عزتیں نیلام ہو رہی ہیں اور ٹک ٹاک سے بڑھتی ہوئے فحاشی کے منفی اثرات دن بدن گھروں اور والدین بزرگوں کی عزتوں کو تار تار کرنے اور اجاڑنے پر تلی ہوئی ہیں۔ اگر یہ بڑھتی ہوئی فحاشی کو بروقت نہ روکا گیا تو عزتیں تو کیا خوشحال گھروں کو تباہ اور معاشرے کا نوجوان طبقہ تباہی کی راہ پر گامزن ہوتے ہوئے معاشرے پر خطرناک منفی اثرات کا سبب بن سکتا ہے۔[(1)]

### ماڈرن دور میں سوشل میڈیا و ڈیجیٹل کے اثرات دنیا پر

ماڈرن دور میں سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز نے جھوٹ یا غلط معلومات کو تیزی سے پھیلانے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ "فیک نیوز" یا جھوٹے بیانات کا ایک بحران ہے، جو لوگوں تک تیز رفتار طریقے سے پہنچتے ہیں۔ یہ جھوٹ معاشرتی تعلقات، سیاست، اور عوامی رائے کو متاثر کرتے ہیں۔

### ماڈرن دور میں دروغ گوئی اور سیاسی جھوٹ:

پچھلے کچھ دہائیوں میں سیاسی میدان میں جھوٹ اور پروپیگنڈا کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ سیاست دان اور حکومتی ادارے اپنی مقبولیت کو بڑھانے یا مخالفین کو کمزور کرنے کے لیے جھوٹے بیانات اور دعوے کرتے ہیں۔ اس سے عوام میں بے اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور لوگوں کو سچ اور جھوٹ میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔[2]

### ماڈرن دور میں غیر حیاتی حقیقت اور جھوٹ:

ماڈرن میڈیا میں "مصنوعی حقیقت (Artificial Reality)" کا تصور بھی عام ہو چکا ہے، جیسے کہ فیلٹرز اور ایڈیٹنگ ٹولز جو حقیقت کو جھوٹ یا جھوٹے تاثرات میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ لوگ اپنے سوشل میڈیا پروفائلز کو اس طرح پیش کرتے ہیں جیسے وہ ایک کامل زندگی گزار رہے ہوں، جو کہ ایک جھوٹ ہے، مگر حقیقت میں وہ صرف ایک تخیلاتی دنیا کی عکاسی کرتے ہیں۔

### ماڈرن دور میں ٹک ٹاک کے خطرناک اثرات

آج کے ماڈرن دور ٹک ٹاک اور سوشل میڈیا پر بعض اوقات خطرناک پوسٹ اپلوڈ کرنے سے خودکشی سے متعلق چیلنجز مواد پھیلتا ہے، جو نوجوانوں کو اس کی طرف راغب کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، "ٹک ٹاک چیلنجز" انہیں بعض اوقات ہنسی مذاق کے طور پر دکھایا جاتا ہے جو خطرناک جسمانی و شرمندگی کے سنگین اثرات کی صورت بن کر خودکشی کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔[3]

### ماڈرن دور میں وقت کا ضیاع:

ٹک ٹاک پر ویڈیوز کی مسلسل اسکرولنگ اور نیا مواد دیکھنے کی لت نوجوانوں کو دن بھر اپنے وقت کو ضائع کرنے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس سے تعلیم، ذاتی ترقی، اور معاشرتی تعلقات میں کمی آتی ہے، کیونکہ لوگ غیر ضروری مواد میں زیادہ وقت گزارنے لگتے ہیں۔

### ماڈرن دور میں معاشرتی تفریق:

ٹک ٹاک پر لوگوں کو جلدی شہرت مل سکتی ہے، لیکن یہ شہرت اکثر سطحی اور عارضی ہوتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ شہرت اور مقبولیت کے لیے غیر ضروری یا ناپسندیدہ مواد شیئر کرنے لگتے ہیں، جس سے معاشرتی اقدار اور اخلاقی معیار متاثر ہو سکتے ہیں۔

### مواصلات اور زیادتی:

سوشل میڈیا پر کچھ مواد جیسے فحاشی، تشدد یا نفرت پھیلانے والے ویڈیوز کو بھی بڑھاوا ملتا ہے، جو اخلاقی حدود کو توڑتے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سوشل میڈیا اور خاص طور پر ٹک ٹاک کی مقبولیت نے جہاں نئے امکانات، تفریح، اور رابطے فراہم کیے ہیں، وہیں اس کے تباہ کن اثرات بھی سامنے آئے ہیں۔ ان پلیٹ فارمز کا زیادہ استعمال ذہنی صحت پر اثرانداز ہو رہا ہے، جھوٹے یا گمراہ کن مواد کے پھیلاؤ کی وجہ سے معلومات کی معتبریت پر سوال اٹھتے ہیں، اور خطرناک چیلنجز کی صورت میں لوگوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وقت کا ضیاع اور خود اعتمادی میں کمی جیسے مسائل بھی سنگین ہو چکے ہیں۔ سیرت طیبہ کی روشنی میں سوشل میڈیا کے مثبت استعمال کے ذریعے معاشرتی شعور اور آگاہی بڑھائی جاسکتی ہے، لیکن اس کا اعتدال سے اور ذمہ داری کے ساتھ استعمال کرنا ضروری ہے تاکہ ان کے منفی اثرات کو کم کیا جاسکے۔

### ماڈرن معاشرتی مسائل میں سیرت طیبہ سے راہنمائی

"من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فقبلبہ وذلک اضعف الایمان "

"تم میں سے جو شخص برائی دیکھے، وہ اسے ہاتھ سے روکے، اگر وہ اس کا اختیار نہ رکھے تو زبان سے روکے، اور اگر اس کا بھی اختیار نہ ہو تو دل میں برا جانے، اور یہ ایمان کا کم ترین درجہ ہے۔"[4]

### ماڈرن دور میں ایمان کا اعلیٰ درجہ:

ایمان کا یہ وہ درجہ ہے جب انسان نہ صرف اپنے دل سے برائی کو برا سمجھتا ہے، بلکہ اس کے ہاتھ اور زبان سے بھی برائیوں کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس میں انسان اپنے اعمال اور کلمات کو درست کرتا ہے اور برائی سے دور رہنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ یہ درجے کا انسان اچھے عمل کرتا ہے اور اپنی ہر حرکت میں اللہ کی رضا کو پیش نظر رکھتا ہے۔ ایمان کے اعلیٰ درجے میں برائی کو ہاتھ سے روکنے کا حکم ان افراد کو ہے جو صاحب اقتدار یا طاقت رکھتے ہیں، جیسے حکام، قائدین، یا وہ لوگ جو کسی بھی نوعیت کی ذمہ داری میں ہیں اور جن کے پاس برائی کو روکنے کی طاقت موجود ہو۔یعنی، برائی کو ہاتھ سے روکنے کا حکم سب کو نہیں دیا گیا، بلکہ یہ خاص طور پر ایسے افراد کے لیے ہے جو اقتدار یا اثر ورسوخ رکھتے ہوں۔ صاحب اقتدار وحکام کی ذمہ داریاں جو عوامی سطح پر برائیوں کو ختم کرنے کی کوشش کرسکتے ہیں۔گھر کے سرپرست اعلیٰ کی ذمہ داری جو اپنے بچوں کی تربیت اور برائیوں سے بچانے میں ذمہ دار ہیں۔ تعلیمی اداروں کے منتظمین کی ذمہ داریاں جو اسکولوں یا یونیورسٹیوں میں برائیوں کو روکنے کے لیے اقدام کرسکتے ہیں۔

### ماڈرن دور میں ایمان کا درمیانی درجہ:

اس درجہ میں انسان برائی کو دل میں برا سمجھتا ہے، لیکن وہ اسے روکنے کی مکمل کوشش نہیں کرتا۔ اس میں انسان کے اندر اچھائی کی کوشش ہوتی ہے، مگر اس کی اعمال میں کمی ہوسکتی ہے۔

### ماڈرن دور میں ایمان کا آخری درجہ:

یہ وہ درجہ ہے جب انسان برائی کو دل میں برا بھی نہیں مانتا اور نہ ہی اسے ہاتھ سے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ درجہ ایمان کی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے اور اس میں انسان برائی کو معمولی سمجھ کر اس پر کوئی رد عمل نہیں دکھاتا۔ "سچائی انسان کو بھلائی دیتی ہے، اور جنت میں لے جاتا ہے۔" (بخاری) سوشل میڈیا پر ہمیں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہم جھوٹ یا گمراہ کن مواد نہ پھیلائیں اور حقیقت کو اہمیت دیں۔

### ماڈرن دور میں وقت کا نقصان سیرت طیبہ میں اس کا حل

سوشل میڈیا پر وقت کا ضیاع ایک بڑا مسئلہ بن چکا ہے، خاص طور پر نوجوانوں کے درمیان اور رسول اللہ ﷺ نے وقت کی اہمیت کو بار بار بیان کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "دو نعمتیں لوگوں سے غافل ہیں، صحت اور فارغ وقت۔" (بخاری) سیرت طیبہ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے وقت کو منظم اور مفید طریقے سے استعمال کرنا چاہیے۔ سوشل میڈیا کا استعمال اعتدال میں ہونا چاہیے تاکہ وقت کا ضیاع نہ ہو اور ہم اپنی ذاتی اور سماجی زندگی میں بہتری لاسکیں۔(5)

### ماڈرن دور میں انفرادی، اجتماعی واخلاقی فساد کا حل سیرت طیبہ میں

سوشل میڈیا پر بعض اوقات افراد کی پرائیویسی کی خلاف ورزی ہوتی ہے، اور اخلاقی حدود کو پامال کیا جاتا ہے، جیسے فحاشی، تشہیر، یا غیر اخلاقی مواد۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی سیرت میں ہمیشہ اخلاقی حدود کو اہمیت دی۔ آپ ﷺ کا کہنا تھا "ایک مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔" (6) آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ہمیں سکھاتی ہے کہ کسی دوسرے کی عزت اور پرائیویسی کا احترام کرنا چاہیے، اور معاشرتی روابط میں اخلاقی معیار کو بلند کرنا چاہیے۔ کسی کی عزت کو سوشل میڈیا میں نیلام نہیں کرنا چاہئے بلخصوص لڑکیوں کو چاہئے کہ کسی غیر مرد کے ساتھ اتنی قربت اختیار نہ کرے کے بعد میں رسوائی کے سواء کچھ باقی نہ رہے۔بقول خلیل الرحمن کے وہ عورت جو غیر مردوں سے اپنے آپ کو محفوظ نہیں کرتی تو وہ عورت مردوں کی سہولت رہ جاتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ سیرت نبوی ﷺ میں موجود اصول وتعلیمات آج کے ماڈرن دور میں سوشل میڈیا کے مسائل کا بہترین حل فراہم کرتی ہیں۔ ہمیں سچائی، محبت، وقت کی قدر، اخلاقی حدود کی پاسداری، کی اہمیت سیکھنی چاہیے تاکہ ہم سوشل میڈیا کے ذریعے ایک بہتر اور مضبوط معاشرتی نظام قائم کرسکیں۔

### ماڈرن معاشرتی مسائل کے اثرات خاندانوں پر:

سیرت طیبہ کی روشنی میں ماڈرن ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے خاندانی تعلقات پر اثرات کا جائزہ لینے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ان پلیٹ فارمز کے استعمال کا خاندانوں پر کیا اثر پڑ رہا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی سیرت میں خاندانی روابط کو بہت اہمیت دی گئی ہے، اور یہ ہمیں سکھاتی ہے کہ خاندان کا رشتہ مضبوط اور خوشگوار ہو تو فرد اور معاشرہ دونوں فائدہ اٹھاتے ہیں۔ تاہم، ماڈرن ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے بے جا استعمال سے خاندانوں میں کئی منفی اثرات ہو رہے ہیں۔(7)

### ماڈرن دور میں خاندانی وقت کی قلت کا حل سیرت طیبہ میں:

حضرت محمد ﷺ نے اپنے اہل وعیال کے ساتھ وقت گزارنے کی اہمیت پر زور دیا۔ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے ساتھ وقت گزارا کرتے تھے اور ان کے ساتھ حسن سلوک رکھتے تھے۔ سوشل میڈیا اور ماڈرن ٹیکنالوجی کے ذریعے لوگ ایک دوسرے سے جسمانی طور پر موجود ہونے کے باوجود ذہنی طور پر غائب ہو جاتے ہیں۔ موبائل فونز، سوشل میڈیا، اور آن لائن سرگرمیاں اتنی زیادہ ہوگئی ہیں کہ افراد اپنے خاندانوں کے ساتھ مل کر بیٹھنے، بات کرنے یا اہم مواقع پر ایک دوسرے کی موجودگی سے لطف اندوز ہونے کی بجائے ان ڈیجیٹل پلیٹ فارمز میں مصروف رہتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ خاندان کے مسائل کو اندرونی طور پر حل کرنے کی کوشش کی اور ان کو عوامی سطح پر لانے سے گریز کیا۔ آپ ﷺ نے رازداری اور احترام کی اہمیت پر زور دیا۔ آج کے ماڈرن دور میں سوشل میڈیا نے اس رجحان کو بدل دیا ہے، جہاں افراد اپنے ذاتی مسائل اور خاندانی تنازعات کو عوامی سطح پر شیئر کرتے ہیں۔ اس سے نہ صرف خاندان کی عزت پر اثر پڑتا ہے بلکہ داخلی تعلقات میں بھی مزید کشیدگی آتی ہے۔(8)

### ماڈرن دور میں خاندانی روابط میں دوری کا حل سیرت طیبہ میں

حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ خاندانی روابط کو مضبوط بنانے کی کوشش کی اور اہل خانہ کے حقوق کا احترام کرنے کی تعلیم دی۔ سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کے غلط استعمال سے اکثر خاندانوں میں دراڑیں آتی ہیں۔ مثال کے طور پر، غیر ضروری بات چیت، خاندانی رازوں کا افشاء، یا بے جا تنازعات سوشل میڈیا پر اٹھنے لگتے ہیں، جس سے خاندان کے اندر بدگمانی اور دوریاں بڑھ سکتی ہیں۔(9)

### ماڈرن دور میں خاندانی امور کا حل سیرت طیبہ میں

حضرت ﷺ نے اپنے اہل خانہ کو اہمیت دی اور ہمیشہ ان کی ضروریات اور جذبات کا خیال رکھا۔ سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی کے زیادہ استعمال کے سبب لوگ اکثر اہم خاندانی امور میں کم توجہ دینے لگتے ہیں۔ چھوٹے بچے اپنے والدین سے زیادہ وقت نہ ملنے کی شکایت کرتے ہیں، اور والدین بھی اپنے بچوں کی ضروریات یا ان کے مسائل سے غافل ہو سکتے ہیں۔

### ماڈرن دور میں سیرت طیبہ کی پیروری

حضرت محمد ﷺ کی سیرت میں ہمیں خاندانی نمونہ ملتا ہے، جس میں خاندان کے تمام افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ محبت، حسن سلوک اور ذمہ داری کے ساتھ پیش آنے کی تعلیم دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے اکثر نوجوانوں میں غلط نمونہ کی پیروی ہوتی ہے، جس میں والدین یا بزرگوں کا احترام کم ہوتا ہے اور خاندانی اقدار سے انحراف ہوتا ہے۔

### ماڈرن دور میں خاندانی ذمہ داری سیرت طیبہ میں

حضرت محمد ﷺ نے اپنے خاندان کے افراد کے حقوق اور ذمہ داریوں کا بھرپور خیال رکھا۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ خاندان کے افراد کو ان کی حیثیت اور ضرورت کے مطابق اہمیت دی اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا سلوک کیا۔ ماڈرن دور میں افراد اپنی ذاتی زندگی میں اتنے مصروف ہو گئے ہیں کہ خاندانی ذمہ داریوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر بزرگوں کی دیکھ بھال اور بچوں کی تربیت میں کمی آتی ہے، جس کے نتیجے میں خاندانوں میں فرقہ واریت اور رشتہ میں سردمہری پیدا ہو سکتی ہے۔

**ماڈرن دور اور سیرت طیبہ میں بچوں کی تربیت و نگرانی**

سیرت طیبہ میں حضرت محمد ﷺ نے بچوں کی تعلیم و تربیت پر گہری توجہ دی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر وقت گزارنے کی وجہ سے والدین اپنے بچوں کی سرگرمیوں کی نگرانی میں کمی محسوس کرتے ہیں۔ بچے آن لائن مختلف نوعیت کے مواد تک رسائی حاصل کرتے ہیں جو ان کی ذہنی اور اخلاقی تربیت کے لیے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔[(10)]

**ماڈرن دور اور سیرت طیبہ میں معاشرتی دباؤ کا موازنہ**

حضرت محمد ﷺ نے ہمیشہ سادگی اور قناعت کو ترجیح دی اور لوگوں کو اپنی حیثیت سے زیادہ کی آرزو سے بچنے کی نصیحت کی۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو خود پر یقین رکھنے اور غیر ضروری موازنہ سے بچنے کی تعلیم دی۔ لیکن ماڈرن دور میں سوشل میڈیا اور فیشن کی دنیا نے لوگوں پر ایک طرح کا سماجی دباؤ ڈالا ہے کہ وہ دوسروں سے بہتر زندگی گزاریں۔ اس سے خاندانوں میں تناؤ پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ افراد ایک دوسرے کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں اور اس کے نتیجے میں مالی مسائل اور جذباتی تناؤ پیدا ہوتا ہے۔

**ماڈرن دور میں والدین کو بڑا چیلنج**

حضرت محمد ﷺ نے بچوں کی تعلیم و تربیت میں متوازن اور حکمت بھرا طریقہ اپنایا۔ آپ ﷺ کا کہنا تھا کہ والدین اپنے بچوں کو بہترین تعلیم دیں تاکہ وہ معاشرتی اور اخلاقی طور پر کامیاب ہوں۔ ماڈرن دور میں والدین کے لیے ایک چیلنج یہ ہے کہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ کی دنیا میں بچوں کے لیے ایک بڑا انفارمیشن اوورلوڈ ہے۔ اکثر والدین کو یہ نہیں پتا چلتا کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کی تعلیم اور تربیت میں توازن رکھیں، کیونکہ سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر دستیاب مواد بچوں کی اخلاقی تربیت اور ذہنی نشوونما پر منفی اثرات ڈال سکتا ہے۔

**ماڈرن دور میں نفسیاتی و جذباتی اثرات کا حل سیرت طیبہ میں**

حضرت ﷺ نے انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک اور محبت کی بنیاد پر تعلقات قائم کرنے کی تعلیم دی۔ سوشل میڈیا کی زیادہ استعمال کی وجہ سے بعض افراد میں احساس کمتری، تنہائی اور اضطراب پیدا ہو سکتا ہے، جس کا اثر پورے خاندان پر پڑتا ہے۔ سوشل میڈیا پر دوسروں کی زندگیوں کا موازنہ کرنے سے بعض افراد خود کو غیر اہم محسوس کرتے ہیں، جو خاندان میں تناؤ کا باعث بن سکتا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہوا کہ سیرت طیبہ کی روشنی میں ہمیں یہ سکھایا گیا ہے کہ خاندانی تعلقات کی مضبوطی اور باہمی احترام بہت ضروری ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی زندگی میں ہمیں یہ اصول ملتے ہیں کہ ہر فرد کو اپنے خاندان کے ساتھ وقت گزارنا، ان کے جذبات اور ضروریات کا احترام کرنا چاہیے۔ ماڈرن ٹیکنالوجی اور سوشل میڈیا کے غلط استعمال سے خاندانوں میں دراڑیں پڑ سکتی ہیں اور رشتہ میں دوریاں آ سکتی ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سوشل میڈیا کا استعمال محتاط انداز میں کریں اور اپنے خاندانی روابط کو مضبوط رکھنے کے لیے حضرت ﷺ کی تعلیمات پر عمل کریں۔

**ماڈرن دور میں اسلامی معاشرتی مسائل کا تجزیہ**

ماڈرن (جدید) اور اسلامی مسائل کا تجزیہ ایک وسیع اور پیچیدہ موضوع ہے، جس میں مختلف نظریات، ثقافتوں، اور مذہبی اصولوں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہاں بعض اہم پہلوؤں کا تقابل کیا جا رہا ہے:

### ماڈرن دور میں اسلامی معاشرتی اقدار

**ماڈرن سوسائٹی:** جدید معاشرتی اقدار میں فرد کی آزادی، حقوق، جنسیت، اور مساوات پر زور دیا جاتا ہے۔ جدید معاشرتی خیالات میں فرد کی ذاتی آزادی اور خود مختاری کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔[11]

**اسلامی نقطہ نظر:** اسلام میں بھی فرد کے حقوق کی اہمیت ہے، لیکن یہ حقوق اللہ کی رضا اور معاشرتی ذمہ داریوں سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں فرد کی آزادی کے ساتھ ساتھ، اخلاقی اور سماجی اصولوں کی پابندی ضروری ہے۔

### ماڈرن دور میں اسلام کا خاندان نظام

**ماڈرن سوسائٹی:** جدید دور میں خاندانی ڈھانچہ زیادہ لچکدار ہوتا جا رہا ہے۔ شادی کے نئے تصورات، ہم جنس شادیوں کی قانونی حیثیت، اور طلاق کے معاملے میں سہولتیں بڑھی ہیں۔[12]

**اسلامی نقطہ نظر:** "وَ عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" اور ان (بیویوں) کے ساتھ اچھے طریقے سے زندگی گزارو۔"[13]

اسلام میں خاندانی نظام کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ شادی کو ایک مقدس معاہدہ سمجھا جاتا ہے اور طلاق کو آخری حربے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی، اسلام میں خاوند، بیوی، والدین اور اولاد کے حقوق اور ذمہ داریوں کی وضاحت کی گئی ہے۔

### ماڈرن دور میں اسلامی تعلیم و تعلیم

**ماڈرن سوسائٹی:** جدید دور میں سائنسی تحقیق، ٹیکنالوجی، اور عالمی سطح پر تعلیم پر زور دیا جاتا ہے۔ تعلیم کو فرد کی ترقی کا ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔[14]

**اسلامی نقطہ نظر:** "اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ " پڑھ! اور تیرا رب بڑا کرم والا ہے۔"[15]

اسلام میں علم کا بہت زیادہ احترام کیا گیا ہے اور قرآن میں "اقْرَأْ" (پڑھ) کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام میں علم کا مقصد صرف دنیاوی ترقی نہیں، بلکہ روحانیت اور اخلاقی بہتری بھی ہے۔

### ماڈرن دور میں اسلامی مذہب وریاست

**ماڈرن سوسائٹی:** جدید دور میں عموماً مذہب اور ریاست کو الگ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سیکولر ریاستیں ایسی سوسائٹیز ہیں جہاں حکومت کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

**اسلامی نقطہ نظر:** اسلام میں دین اور ریاست کا رشتہ بہت مضبوط ہے۔ اسلامی ریاست میں شریعت کا نفاذ اور مذہب کی رہنمائی کا کردار مرکزی ہوتا ہے۔

### ماڈرن دور میں اسلامی حقوق وانسانی سیرت طیبہ میں

**ماڈرن سوسائٹی:** جدید حقوق انسانی کی تحریک میں ہر فرد کو مساوات، آزادی اور بنیادی حقوق دینے پر زور دیا جاتا ہے، جیسے کہ آزادی اظہار، انتخاب کا حق، اور برابری۔

**اسلامی نقطہ نظر:** " وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا " جو بھی اچھا عمل تم کرتے ہو، اللہ اس سے خوب واقف ہے۔"[16]

اسلام بھی انسانوں کے حقوق کی ضمانت دیتا ہے، جیسے کہ زندگی کا حق، آزادی، انصاف، اور تحفظ۔ تاہم، اسلام میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کے درمیان توازن برقرار رکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔

## ماڈرن دور میں سائنس و مذہب سیرت طیبہ میں

**ماڈرن سوسائٹی:** سائنس کو جدید معاشرتی ترقی کا بنیادی ستون سمجھا جاتا ہے اور بعض اوقات مذہب کو سائنس کے متوازی یا متنازعہ سمجھا جاتا ہے۔

**اسلامی نقطہ نظر:** اسلام میں سائنس کو ایک وسیلہ سمجھا گیا ہے جس کے ذریعے اللہ کی تخلیق کو سمجھا جا سکتا ہے۔ قرآن میں بھی علم اور سائنس کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ماڈرن اور اسلامی مسائل کا تقابل ظاہر کرتا ہے کہ دونوں میں بعض اصول یکساں ہیں، جیسے انسانی حقوق، عدلیہ، اور اخلاقی رویے، لیکن ان دونوں کے مابین بنیادی فرق یہ ہے کہ ماڈرن سوسائٹی میں فرد کی آزادی اور خود مختاری پر زور دیا جاتا ہے، جبکہ اسلامی نقطہ نظر میں فرد کی آزادی کو اللہ کے احکام اور معاشرتی ذمہ داریوں کے تناظر میں دیکھا جاتا ہے۔ ماڈرن (جدید) اور اسلامی مسائل کا تقابل ایک پیچیدہ اور اہم موضوع ہے، جس میں مختلف فکری، اخلاقی، سماجی، اور اقتصادی پہلو شامل ہیں۔ ذیل میں ہم ماڈرن اور اسلامی نقطہ نظر کو مختلف مسائل پر تقابل کے ساتھ بیان کریں گے، ساتھ ہی حوالہ جات بھی فراہم کریں گے تاکہ ان مسائل کا زیادہ گہرائی سے تجزیہ کیا جا سکے۔

## خلاصہ البحث

حضرت محمد ﷺ کی سیرت طیبہ ہمیں یہ سکھاتی ہے کہ خاندان کا رشتہ ہمیشہ محبت، احترام، اور توجہ کی بنیاد پر مضبوط ہونا چاہیے۔ سوشل میڈیا اور ماڈرن ٹیکنالوجی کے بے جا استعمال سے خاندانوں میں دوریاں، بے توجہی، اور اخلاقی انحطاط آ سکتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ ہم سیرت طیبہ کی روشنی میں اپنے خاندانی روابط کو مضبوط کریں، وقت گزارنے میں توازن رکھیں، اور بچوں کی تربیت میں حضرت ﷺ کی تعلیمات کو اپنائیں۔ اس سے نہ صرف ہمارے خاندان مضبوط ہوں گے، بلکہ ہم ایک ایسا معاشرہ تشکیل دے سکیں گے جو محبت، احترام اور سادگی کی بنیاد پر قائم ہو گا اور ماڈرن زمانہ اور سیرت طیبہ کی روشنی میں سوشل میڈیا کا استعمال نہ صرف معلومات کے تبادلے کا ایک ذریعہ ہے، بلکہ یہ ایک ایسا پلیٹ فارم ہے جہاں محبت، اخلاق، صداقت اور باہمی احترام کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی تعلیمات پر عمل کر کے ہم سوشل میڈیا کو ایک مثبت، اخلاقی اور مفید وسیلہ بنا سکتے ہیں جو فرد اور معاشرے کی بہتری میں مددگار ثابت ہو۔

## حوالہ جات و حواشی:

[1] ۔ مظہر حسین، ڈیرہ اسماعیل خان، تاریخ، 2024-11-17، ٹائم 11:40
Maẓhar Ḥusain, Ḍairah Ismāʻīl Khān, Tārīkh, 2024-11-17, Time 11:40

[2] ۔ https:ur.wikipedia.org,2024 نومبر 17,11:30

[3] ۔ https:www.aaj.tv۔news ۔2024 نومبر ۔17, 11:25pm

[4] ۔ امام مسلم بن الحجاج القشیری، مسلم، ص 48، حدیث: 177
Imām Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushairī, Muslim, Ṣ 48, Ḥadīth: 177

[5] ۔ امام ابو عیسیٰ، ترمذی، السنن، کتاب الزہد، رقم الحدیث: 2304
Imām Abū ʻĪsā, Tirmizī, al-Sunan, Kitāb al-Zuhd, Ḥadīth No.: 2304

[6] ۔ امام مسلم بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، رقم الحدیث 6517
Imām Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushairī, Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No.: 6517

[7] ۔ سید عزیز الرحمن، تعلیمات نبوی ﷺ اور آج کے زندہ مسائل، ناشر: القلم کراچی، ہفتہ 18 اپریل 2015ء
Sayyid ʻAzīz al-Raḥmān, Taʻlīmāt-e-Nabawī ﷺ aur Āj ke Zindah Masā'il, Nāshir: al-Qalam Karāchī, 2015 Haftah 18

[8] ۔ امام مسلم بن حجاج، القشیریؒ، صحیح مسلم، رقم الحدیث6292

Imām Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushairī, Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No.: 6292

[9] ۔ محمد بن اسماعیل بخاری، الصحیح البخاری، رقم الحدیث:676

Muḥammad bin Ismā‘īl Bukhārī, al-Ṣaḥīḥ al-Bukhārī Ḥadīth No.: 676

[10] ۔ امام مسلم بن الحجاج، القشیری مسلم: کتاب الفضائل: رقم الحدیث2309

Imām Muslim bin al-Ḥajjāj al-Qushairī, Ṣaḥīḥ Muslim, Kitāb al-Faḍā'il, Ḥadīth No.: 2309

[11] ۔انسانی حقوق کا عالمی اعلامیہ" 1948

Insānī Ḥuqūq kā ‘Ālamī I‘lāmiya 1948

[12] ۔یورپی یونین کے بنیادی حقوق کا چارٹر" 2000

Yūropī Yūniyan ke Bunyādī Ḥuqūq kā Chārṭar 2000

[13] ۔النساء:19

al-Nisā': 19

[14] ۔دی گلوبل ایجوکیشن مانیٹرنگ رپورٹ"یونیسکو

The Global Education Monitoring Report, UNESCO

[15] ۔العلق:3

al-‘Alaq: 3

[16] ۔النساء:128

al-Nisā': 128